سوال

(949) کلمہ گو مشرکین کو دعوت توحید دینے میں مشکلات

جواب

> بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
> میں ایک بہت بڑی الجھن میں ہوں، وہ یہ کہ ہم جب کسی ایسے
> کلمہ گو مسلمان کو دعوت توحید دیں جس نے اپنا عقیدہ ظلم
> (شرک) کے ساتھ آلودہ کر رکھا ہو تو ان کی طرف سے اہل سنت و
> الجماعت اہلحدیث پر "خوارج" کا الزام لگایا جاتا ہے، اور
> کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں نازل کی گئی
> آیتوں کا اطلاق کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں، اور جب ان
> کو قرآن کریم کی آیات دکھائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ
> کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی
> اُمت تو شرک کر ہی نہیں سکتی۔ توشیخ اس بات کا کیا جواب
> دیا جائے اور کس طرح اس قسم کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔
> جزاک اللہ خیرا
> وعلیکم السلام اسلامی عقائد ونظریات کی دعوت دینا،
> توحید باری تعالیٰ کا پرچار کرنا اور شرکیہ وکفریہ اور
> باطل نظریات کی تردید کرنا اور شرک وبدعات میں بتلا عوام
> کی اصلاح کے لیے محنت وکوشش کرنا مستحسن فعل اور انبیاء و
> رسل کا منہج ہے۔ علماء وصلحاء کو اس فریضہ سے ضرور عہدہ
> برآء ہونا چاہیے، لیکن ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ کچھ دعوت
> دین کے شوقین نوخیز مبلغین جو عقائد ونظریات کی تعلیمات
> میں راسخ نہیں ہوتے، وہ فرط جذبات میں پڑی باتیں کہ جاتے
> ہیں اور کفر وشرک کے دائرہ کار سے باہر ہی نہیں آتے، جس سے
> دعوت کا سلسلہ رک جاتا ہے اور عامۃ الناس ایسے مبلغین کی
> بات سننا ہی گوارا نہیں کرتے۔ اس لیے ایک تو توحید کی دعوت
> دینے والے کو عقیدہ کے مسائل پر عبور ہونا چاہیے اور دوسرا
> اسلوب دعوت میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہیے۔ دوسرا عامۃ
> الناس میں پھیلی یہ گمراہی کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود

> ہی ناپید ہے، یہ نظریہ واعتقاد کتاب وسنت کی تعلیمات اور
> علمائے اہل السنہ کی آراء کے متصادم ہے، بلکہ کتاب وسنت
> کے دلائل کی روسے جس سابقہ امتیں عقیدہ توحید ترک کرنے
> اور شرکیہ وکفریہ اعمال حیطہ عمل میں لانے کی وجہ سے شرک
> وکفر کا مرتکب ہو کر درگاندہ راہ ہوئیں، ایسے ہی امت
> مسلمہ بھی شرک وکفر کا ارتکاب کرنے سے مشرک وکافر قرار
> پائے گی، نیز کتاب وسنت کے دلائل میں کہیں بھی مذکور نہیں
> کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب نہیں ہو سکتی۔ اس کے برعکس کتاب
> وسنت کے دلائل میں یہ وضاحت موجود ہے کہ امت مسلمہ شرک کی
> مرتکب ہو سکتی ہے۔ دلائل حسب ذیل ہیں۔ (1) اللہ تعالی نے امت
> مسلمہ کو شرک کی سنگینی سے آگاہ کرنے کی غرض سے اٹھارہ
> انبیاء کے ایک ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ''لواشرکوا
> لحبط عنہم ماکانوایعملون'' (الانعام: 88) اور اگر
> وہ (انبیاء) شرک کرتے تو ان سے وہ چیز اکارت جاتی جو وہ عمل
> کرتے ہیں۔ آیت کی تفسیر۔ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب
> لکھتے ہیں کہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے
> لیے تعریض ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام سے بھی اللہ
> تالیٰ نے فرمادیا کہ اگر انھوں نے بالفرض شرک کیا تو ان کے
> نیک اعمال ضائع ہوجائیں گے تو ان کی امتیں کس گنتی، شمار
> میں ہیں۔ (تبیان القرآن: 3/293) (2) حافظ صلاح الدین یوسف رقم
> طراز ہیں: پیغمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہین، مقصد امتوں
> کو شرک کی خطرناکی اور ہلاکت سے آگاہ کرنا ہے۔ (تفسیر احسن
> البیان: 359) (2) دوسرے مقام پر فرمایا: ''وَلَقَدْ اُوحیَ
> اِلَیکَ وَاِلَی الَّذِینَ مِن قَبْلِکَ لَئِنَ
> اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُونَنَّ
> مِنَ الْخَاسِرِینَ'' (الزمر: 65) اور بالتحقیق آپ کی طرف
> اور ان لوگوں کی طرف وحی کی گئی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر
> آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضرور ضائع ہوں گے اور آپ ضرور
> خسارہ پانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔ اس آیت کی تفسیر میں
> غلام رسول سعیدی بریلوی رقم طراز ہیں: اس آیت میں تعریض ہے
> ، ذکر آپ کا ہے اور مراد آپ کی امت ہے۔ یعنی اگر بالفرض آپ
> نے بھی شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہوجائیں گے تو اگر آپ

> کی امت کے کسی شخص نے شرک کیا تو اس کے اعمال تو بطریق
> اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔ (تبیان القرآن :10/293)۔ یہ آیت دلیل
> ہیں کہ شرک انتہائی مہلک گناہ ہے اور امت مسلمہ کے کسی فرد
> سے شرک کا ارتکاب اس کے سابقہ اعمال کی تباہی کا باعث اور
> ہلاکت و بربادی کا شاخسانہ ہے۔ (3) آیندہ آیت واضح نص ہے کہ
> اہل ایمان سے شرک کا ظہور ممکن ہے اور کامیاب وہ مسمان
> ہوں گے جو شرک کی آلائش سے پاک ہوں گے۔ اللہ تبارک و
> تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں : ''الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ
> يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ
> الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ۔ (الانعام :82) وہ لوگ جو
> ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتبس نہ کیا
> انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس آیت میں
> ظلم سے مراد شرک ہے، اس کی وضاحت آیندہ حدیث میں ہے ''عبد
> اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں : جب یہ آیت نازل ہوئی
> ''الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم ''تو اصحاب
> رسول ﷺ پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے عرض کیا : ہم میں سے
> کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا ؟ اس پر رسول اللہ ﷺ
> نے فرمایا اس سے وہ مراد (عام ظلم) نہیں جو تم سمجھ رہے ہو
> ، اس (ظلم) سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں
> سنی جو وہ اپنے بیٹے کو کر رہے تھے ''یبنی لا تشرک باللہ
> ان الشرک لظلم عظیم '' اے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا
> ، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (صحیح بخاری :3429، صحیح
> مسلم :124) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ سے شرک کا
> ارتکاب ممکن ہے اور روز قیامت وہی مسلمان کامیاب قرار
> پائے گا جو شرک کی نحوست سے محفوظ ہوا اور اس آیت کے مخاطب
> مسلمان ہی ہیں تبھی تو صحابہ کرام اس آیت کے نزول سے کبیدہ
> خاطر ہوئے۔ اس میں ان لوگوں کے نظریہ کا رد ہے جو کہتے ہیں
> کہ وہابی ان آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں جو
> کفار کے لیے نازل ہوئی ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام
> اس آیت کا مخاطب مسلمانوں ہی کو سمجھ رہے ہیں۔ (4) فرمان باری
> تعالیٰ ہے : ''فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ
> الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (30)

> حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن
> يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ
> السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ
> الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ) الحج: 30،31) پس تم بتوں کی
> پلیدگی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو اس حال میں کے
> اللہ کے لیے یکسو ہو اور اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہو
> اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا ہو آسمان سے گرا
> اور پرندے نے اسے اچک لیا یا ہوا نے اسے کسی دور جگہ پھنیک
> دیا۔ (5) آیندہ آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ صالح مومنین
> کو شرک سے ممانعت کا حکم دے رہے ہیں-اللہ تعالی
> ارشاد فرماتے ہیں: فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا
> صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا'' (الکھف: 110) چنانچہ جو
> شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے
> اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے-(درج
> آیت واضح دلیل ہے کہ اہل ایمان شرک کا نہ صرف ارتکاب کرتے
> ہیں، بلکہ دعویٰ ایمان کے باوجود نام نہاد مسلمانوں کی
> اکثریت میں شرک موجود ہی رہتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ
> ہے ''وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون'' (یوسف
> :106) اور ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے مگر وہ اللہ کے
> ساتھ شرک کرتے ہیں۔۔ ان کے علاوہ کئی قرآنی آیات جو اس بات
> کی شاہد ہیں کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور
> جیسے گزشتہ امتیں شرک وکفر کے ارتکاب کی وجہ تباہ وبرباد
> ہوئی تھیں، امت مسلمہ میں بھی شرک کا وجود ان کی تباہی و
> بربادی کا باعث ہوگا۔ ذیل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی
> جن میں امت مسلمہ کے شرک کے مرتکب ہونے کے دلائل ہیں۔ (1) عبد
> اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «
> مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ
> ». وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ
> شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ
> اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو تو آگ میں داخل
> ہوگا اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں مرا کہ
> اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں

> داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری: 1238، صحیح مسلم: 92)۔ جابر بن عبد اللہ
> سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ نے فرمایا: «
> مَن لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ
> الْجَنَّةَ وَمَن لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ
> النَّارَ». جو شخص اللہ تعالی کو اس حال مین ملاکہ وہ اس
> کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا اور
> جس نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کچھ شرک
> کرتا ہوا تو آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم: 93)۔ (3) ابو ہریرہ
> سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لِكُلِّ نَبِيٍّ
> دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ
> دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً
> لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ
> شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ
> بِاللّٰهِ شَيْئًا» ہر نبی کی ایک دعا ہے جسے شرف قبولیت
> بخشا جاتا ہے، چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعوت کو عجلت میں
> کرلیا ہے، لیکن میں نے اپنی دعا کو روز قیامت کو اپنی امت
> کے لیے بطور سفارش چھپایا ہے پس وہ ان شاء اللہ وہ میری امت
> میں سے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
> نہ ٹھہراتا ہو۔ (صحیح مسلم: 199). (4) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
> تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي
> الْخَلَصَةِ». وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ
> فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ اس وقت تک قیامت قائم
> نہ ہوگی حتی کہ ذوالخلصہ (بت) کے گرد دوس قبیلہ کی عورتوں
> کی سرینیں حرکت کریں گی۔ اور ذوالخلصہ ایک بت تھا دور
> جاہلیت میں قبیلہ دوس اس کی پرستش کرتا تھا۔ (صحیح
> بخاری: 7116 صحیح مسلم: 2906): (5) عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ
> وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى».
> فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ
> حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
> رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

> عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)
> أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ «إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ
> ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ
> رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ
> مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى
> مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ
> آبَائِهِمْ». دن رات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا حتیٰکہ لات
> ومنات کی عبادت ہونے لگے گی۔ اس پر میں نے عرض کیا: یارسول
> اللہ!میں سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
> ہے ''وہ ذات جس نے اپنے رسول کوہدایت اور دین حق کے ساتھ
> بھیجاتاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے، اگرچہ
> مشرکین اسے ناپسند کریں''تویہ آیت تام ہے (یعنی امت میں
> دوبارہ شرک نہ ہوگا) آپ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کی
> مشیت ہوگی یہی صورت حال ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوش
> گوار ہوا بھیجیں گے توجس کے دل میں رائی کے دانے برابر
> ایمان ہوگا وہ فوت ہوجائے گا، پھر وہ لوگ باقی بچیں گے جن
> میں ذرا خیر نہ ہوگی تووہ اپنے آباء کے دین (شرک) کی طرف پلٹ
> جائیں گے۔ (صحیح مسلم: 2907) مذکورہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ
> امت مسلمہ میں شرک کا وجود نہ صرف ممکن ہے، بلکہ امت مسلمہ
> کے کئی قبائل وافراد شرک کا ارتکاب ہی کریں گے اور قرب
> قیامت مسلمانوں کی اولاد شرک کے ارتکاب ہی کی وجہ سے ظہور
> قیامت کی راہ ہموار کرے گی۔ امت مسلمہ میں شرک کا وجود عہد
> صحابہ ہی میں شروع ہوگیا تھااور مرور زمانہ کے ساتھ مختلف
> تاویلات و تحریفات کے سہارے شرکیہ عقائد مسلمانوں میں
> راسخ ہوتے رہے اور مذہب کی آڑ میں اس کی مسلسل ترویج ہوتی
> رہی، بالآخر بعض متجددین نے امت مسلمہ سے شرک کو شجر
> ممنوعہ قرار دے دیا، لیکن وہ شرکیہ عقائد و نظریات جن کے
> ارتکاب سے سابقہ امتیں زوال ونامرادی کا شکار ہوئی تھیں
> ، اگر امت مسلمہ وہی عقائد و نظریات اختیار کرے گی تو یہ بھی
> درگاندہ راہ ٹھہرے گی۔ اس کی مزید توضیح حالی کے ان اشعار
> سے ہوتی ہے 'کرے غیر بُت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا
> خدا کا تو کافر جھکے آگ پر بحرِ سجدہ تو کافر کواکب میں

> مانے کرشمہ تو کافر مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں پرستش

> کریں شوق سے جس کی چاہیں نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں

> اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں مزاروں پہ دن رات نظریں

> چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں نہ توحید میں

> کچھ خلل اس سے آئے نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے مسلمانوں

> کا موجودہ دوغلاپن اور شرکیہ وکفریہ اعتقادات واعمال

> دیکھ کر ایک ہندو شاعر پھٹ پڑتا ہے اور زبان حال سے یوں

> گویا ہوتا ہے۔ ''ایک ہی پربھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں

> ایک ہی در پر مگر سر آپ بھی دھرتے نہیں اپنی سجدہ گاہ دیوی

> کا اگر استھان ہے آپ کے سجدوں کا مرکز 'قبر' جو بے جان ہے

> اپنے معبودوں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں آپ کے مشکل کشاؤں

> کو بھی گن سکتے نہیں ''جتنے کنکر اتنے شنکر'' یہ اگر

> مشہور ہے ساری درگاہوں پہ سجدہ آپ کا دستور ہے اپنے دیوی

> دیوتاؤں کو اگر ہے اختیار آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں

> حدوشمار وقتِ مشکل ہے اگر نعرہ مرا 'بجرنگ بلی' آپ بھی

> وقتِ ضرورت نعرہ زن ہیں 'یا علی' لیتا ہے اوتار پربھو

> جبکہ اپنے دیس میں آپ کہتے ہیں ''خدا ہے مصطفٰے کے بھیس

> میں'' جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں تر بتوں پر

> آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی

> خوبیاں آپ بھی قبروں پہ گاتے جھوم کر قوالیاں ہم چڑھاتے

> ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ

> چادر، شاندار بت کی پوجا ہم کریں، ہم کو ملے ''نارِ سقر

> آپ پوجیں قبر تو کیونکر ملے جنّت میں گھر؟ آپ مشرک، ہم بھی

> مشرک معاملہ جب صاف ہے جنّتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف

> ہے مورتی پتّھر کی پوجیں گر! تو ہم بدنام ہیں آپ ''سنگِ

> نقشپا'' پوجیں تو نیکو نام ہیں کتنا ملتا جلتا اپنا آپ

> سے ایمان ہے آپ کہتے ہیں مگر ہم کو ''تو بے ایمان ہے'

> شرکیہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہوئے پھر وہی اعمال کر کے آپ

> کیوں مسلم ہوئے ہم بھی جنّت میں رہیں گے تم اگر ہو جنّتی

> ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی ہے یہ تیر کی صدا

> سن لو مسلماں غور سے اب نہ کہنا دوزخی ہم کو کسی بھی طور سے

> (اوم پرکاش تیر، لدھیانوی) رہا اہل حدیث کو خوارج کہنا

> تو یہ نری جہالت اور فرقہ خوارج کے عقائد ونظریات سے
> لاعلمی کا نتیجہ ہے ،خوارج اور اہل حدیث کے عقائد میں
> زمین وآسمان کا فرق ہے ۔اگر فرق باطلہ کے کفر وشرک اور
> بدعات کو طشت از بام کرنا خوارج سے مشابہت کا سبب ہے تو
> فریضہ حق علما حق بیان کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے ،جب
> کہ اندر کی بات یہ ہے کہ ان معترضین کے امام موصوف امت
> مسلمہ کے دیگر فرقوں کو کافر ومرتد قرار دینے اور انہیں
> مطعون کرنے میں خاص ملکہ رکھتے اور چہار عالم میں شہرت
> خاص رکھتے ہیں ۔اس لیے بے تکے دلائل اور بلاوجہ مسلمانوں
> کو کافر قرار دینے میں یہ خوارج سے زیادہ مناسبت رکھتے
> ہیں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 01